05-11-2009

5-112009 ------------1A05

Youth Parleament of Pakistan) کا اجلاس بروز جمعرات

صبح نو بجے شروع ہوا۔ جناب سپیکر! وزیر احمد جوگیزئی نے صدارت فرمائی ۔)

(تلاوت کلام پاک)

(معزز اراکین اسمبلی نے حلف اٹھایا اور جناب سپیکر! نے ان سے حلف لیا)

جناب سپیکر ، گل اندام اورکزئی پلیز ۔

سیدمنظور شاہ (YP04-BALOCHISTAN3) ، اصل میں گل اندام آج آئے نہیں ہیں ۔ کچھ ان کی reason تھی تھوڑی سی ' ان کا پیپر ہے ۔ تو ان کی جگہ میں present کر رہا ہوں ۔

جناب سپیکر ، please do ۔

Syed Manzoor Shah - YP04 Balochistan3 : Sir, I invite the attention of the Honourable Speaker of the Youth Parliament to the Islamic Republic of Iran's accusations pertaining to recent bombings. I would like to request an investigation into this matter and to cultivate better relations with Islamic Republic of Iran as well as the rest of the Muslim World. Thank you.

جناب سپیکر ، آپ بولیں گے اس پر ۔ جناب سید منظور شاہ صاحب ۔

سیدمنظور شاہ، اصل میں جو ابھی recently bombing ہوئی ہے ایران میں ' تو اس میں یہ بتانا کہ ایران میں ان کی پارلیمنٹ میں ہمارے بارے میں جو الفاظ ان کے صدر نے بھی ہمارے لئے بیان دیا تھا کہ اس کی بمبنگ ڈائریکٹ پاکستان سے آ رہی ہے ۔ تو میرا سب سے مین پوائنٹ اور اسی چیز پر میرا stress ہے کہ ہمارے یہاں پر ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے اور ایسے لوگوں کے سپرد کیا جائے جو کہ پروفیشنل ہوں اور وہ جو بمبنگ ہوئی ان کو ایک ٹیکنیکل انداز سے ان پوائنٹس کو detect کیا جائے اور اگر اس میں ہمارے ملک کے کچھ عناصر involve بھی ہیں تو ان کو کڑی سے کڑی سزا بھی دی جائے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے ۔ تو سب سے بڑی بات ہو گی ۔

جناب سپیکر ، جناب شان حسین صاحب ۔

سید شان حسین نقوی (YP43-SINDH06) ، میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ regarding the blast, they are requesting us for investigation اور ان کی طرف سے delegation بھی آیا تھا وزٹ کرنے پاکستان میں ' مگر واپس جا کے انہوں نے جو بیانات دئے ہیں ۔ اس سے انہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ satisfied نہیں ہیں ہمارے جو ایکشن ہم نے taken کئے ہیں ۔ تو we should make sure کہ ان کو confidence میں لیا جائے تاکہ ہمارے جو relations ہیں ایران کے ساتھ وہ serve نہ ہوں اس پورے واقعے کی وجہ سے ۔ کیونکہ اس سے effect ہو گا کیونکہ ہمارے بہت long term relation ہیں ایران سے اور وہ effect ہو رہے ہیں ۔ اس سے فرق پڑے گا اور ہمارے جو مسلم دنیا سے relations ہیں ان پر بھی فرق پڑے گا ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ، کوئی blue party سے ہے ۔ ہاں پلیز آپ اپنا

نام لیں۔

وقاص نذر ٹوانہ (YP21-PUNHAB17) ، میں یہ I would like to
highlight کرنا چاہوں گا کہ فرسٹ ٹائم ہے کہ ایران جیسے brotherly
country نے پاکستان کو ایک formal dossier دیا ہے اور accuse کیا ہے
Government of تو of having involvement in their territory
Pakistan should also جس طرح کا delegation ان کی طرف سے آیا تھا
should also be sending a delegation to clarify their position as
w ell as to show solidarity with the people of Iran in this time
and tell them
کہ جی we do not have any such designs اور اسی لیول کا
delegation جس لیول کا وہاں سے آیا تھا to accuse us یا ہمیں dossier
دینے اسی لیول کا delegation بھیج کے اپنی پوزیشن کو clarify کریں۔ شکریہ

Mr. Speaker: Now we move to the resolutions. Item No. 3 Mr. Hair-uddin Baloch (YP02-Balochistan01).

جناب گل منیر بلوچ ، سر میرا نام گل ہے ۔ میں حیرالدین صاحب کے ساتھ ہوں ۔

جناب سپیکر، بلوچ صاحب بھی نہیں آئے ہیں ۔

جناب گل منیر بلوچ ، نہیں آئے ہیں ۔ ہم دونوں ہیں اور میں ریزولیوشن پیش کر رہا ہوں۔

جناب گل منیر بلوچ ، (YP03-BALOCHISTAN02) ،

I invite the attention of the honourable Speaker of the House to

move the following resolution. The resolution is status of NFC Award should be revived to facilitate all the provinces on equal grounds.

۔سر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جب پاکستان بنا تھا تو سب سے پہلے ہم نے territory کی بیس پہ funds devide کئے ۔ مشرقی پاکستان کو کم شیئر ملا اور ہمیں زیادہ شیئر ملا ۔ 1971 ء کے بعد ہم نے اس کی base population رکھ لی ۔ تو پاپولیشن میں یہ ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقے جیسے بلوچستان ہے انٹیریر سندھ ہے یا این ڈبلیو ایف پی کے کچھ علاقے ہیں ان کو ignore کیا گیا۔ کیونکہ ان کا ایریا زیادہ ہے لیکن پاپولیشن کم ہے ۔ تو میں یہ کہنا چاہوں گا سر کہ اب این ایف سی ایوارڈ کو revive کرنا چاہئے اور پاپولیشن کے ساتھ ساتھ اور زیادہ multiple variables رکھنے چاہییں ۔جیسا کہ development ہے سر resources ہیں ۔ یہ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ کون سا علاقہ کتنا under developed ہے ۔ اسے قومی دھارے میں لانے کے لئے اس کو کچھ priority زیادہ دینی چاہئے ۔اور میں ایک پروپوزل دینا چاہوں گا کہ سر دس سے پندرہ سال جو ہے ان علاقوں کو کچھ زیادہ preference دیں تا کہ وہ بھی قومی دھارے میں آسکیں ۔

جناب سپیکر، صحیح ہے ۔ بولتے جائیں ۔ آپ کے پاس ٹائم ہے ۔ بس ۔

Where is Mr. Harodeen Baloch.

جناب حیر الدین بلوچ (YP02- BLOCHASTAN-1) ، سر اس میں میں کچھ ایڈ کرنا چاہوں گا کہ جیسا کہ دوست نے بتایا پچھلے باسٹھ سالوں سے بلوچستان کے جو عوام ہیں ان کی جو main reason ہے وہ poverty ہے ۔ سٹیٹ کی طرف سے ان کو کسی نہ کسی طریقے سے ignore کیا جا رہا ہے ۔ فنڈز

یا development side پہ ignore کیا جا رہا ہے ۔ تو این ایف سی ایوارڈ یا اس طرح کے دوسرے جتنے بھی قومی develop plans ہوں گے ۔ تو as far development بلوچستان کو prefer کیا جائے تاکہ وہ بھی جو main stream ہے ہمارے ملک کی اس میں آسکیں ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر، جناب امتیاز علی کھوڑو صاحب ۔

جناب امتیاز علی کھوڑو (Sind09) ، سر میں comment کرنا چاہوں گا این ایف سی ایوارڈ پہ ۔ سب سے پہلے تو یہ این ایف سی ایوارڈ ایک imperialist policy کی بنیاد پر ہے اور دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ اس کی وجہ سے unequal distribution of wealth ہو رہی ہے ۔ کئی علاقے بالکل ہی ignore کئے جا رہے ہیں اور دوسرے علاقوں کو اور زیادہ develop کیا جا رہا ہے ۔ اس کی جو distribution کی بنیاد ہے وہ ہے 90 per cent population اور 10 per cent resources اس فارمولے کی بیس پہ ایوارڈ دیا جاتا ہے صوبوں کو اور یہ فارمولا اگر دیکھا جائے تو جہاں سے ریسورسز جنریٹ ہو رہے ہیں وہاں پیسہ نہیں جا رہا ۔ وہاں کا پیسہ کہیں اور جگہ پہ انویسٹ ہو رہا ہے اور کسی اور جگہ کو ڈیویلپ کیا جا رہا ہے ۔ تو میں اس فارمولا کو ریوائز کرنے کی سجیشن دوں گا کہ جیسے unequal distribution of wealth کا جو پرابلم ہے وہ ختم ہو جائے ۔ اور اس سے جو لوگوں کے گرائیونسز ہیں دوردراز علاقوں کے وہ بھی کم ہو جائیں گے اور یہ کم ہوں گی تو three-isms کا جو پرابلم ہے پاکستان میں وہ کم ہو جائے گا ۔ اب three-isms کیا ہیں ۔ extremism, terrorism and separatism. Separatism بلوچستان میں وہ موومنٹ بہت ایکٹو ہو گئی ہے اور یہ ایک سیکیورٹی پرابلم ہے پاکستان کو جو کافی دنوں سے بہت ایکٹو ہے اور

گورنمنٹ کو چاہئے کہ سیکورٹی پرابلمز کو صحیح طریقے سے ڈیل کرے۔دوسری بات میں کہوں گا کہ ایجوکیشن کو وہاں پہ پروموٹ کیا جائے اور اور این ایف سی ایوارڈ کے تحت فیڈرل سے کوئی ایسے پراجیکٹس منظور کئے جائیں کہ وہاں کے لوگوں کی زندگی کا معیار چینج ہو ۔ان کی سوچ تبدیل ہو اور جب سوچ تبدیل ہو گئی تو یہ پرابلم خود بخود ہی کم ہو جائیں گے ۔ شکریہ سر ۔

جناب سپیکر،جناب لہراسب حیات صاحب ۔

جناب لہراسب حیات(Pujab05)، سر بات ہوگئی این ایف سی ایوارڈ پہ کافی تو میں اس میں یہ ایڈ کرنا چاہوں گا جو فیڈرلزم کی بیسک انٹینشن ہے میں اس پہ تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا اور جو سیکورٹی پرابلمز ہمیں نظر آ رہے ہیں این ڈبلیو ایف پی میں بھی اور ادھر بلوچستان میں بھی ' تو میں اس پر تھوڑی بات کرنا چاہوں گا کہ جو مسلم لیگ کی لیڈر شپ تھی ۔ جب پاکستان بنا تھا تو مسلم لیگ کی لیڈرشپ بنیادی طور پر ان ایریاز سے آئی تھی جو پاکستان میں انکلوڈ نہیں ہوئے تھے ۔تو اس ٹائم بیسک انٹینشن یہ تھی کہ یہ جو علاقے ہیں بلوچستان کے وہاں فوج بھیجی گئی اور وہاں انہیں ساتھ ملایا گیا۔ تو بیسک چیز یہ ہے کہ اس ٹائم بلوچستان جو تھا اس میں مسلم لیگ کی جو باڈی تھی اسے بھی dissolve کر دیا گیا تھا ۔ ان کی کوئی ریپریزنٹیشن فیڈریشن میں اس ٹائم بھی موجود نہیں تھی ۔اب این ڈبلیو ایف پی کا لیں ۔ وہاں ریڈ شرٹس کی گورنمنٹ گرائی گئی ' پھر سندھ میں گورنمنٹ گرائی گئی ۔ تو بات ہے کہ ہماری جو بیسک سینٹرل لیڈر شپ تھی اس دور میں وہ ان ایریاز سے نہیں تھی جو پاکستان میں انکلوڈ کئے گئے تھے ۔ بنیادی پوائنٹ یہ تھا اور یہ ان کی کنٹینشن بنیادی طور پر یہ تھی کہ یہ جو ایریاز ہیں یہ ہمارے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتے ۔ بھائی اگر ایک ایریاز آپ سمجھتے کہ رہنا ہی نہیں چاہتا ہے تو ان کے

ریپریزنٹیٹوز کو گرا کے الیکٹڈ گورنمنٹس گرائی گئیں۔ این ڈبلیو ایف میں گرائی گئی ، سندھ میں گرائی گئی ۔ جو باڈی ہے مسلم لیگ کی بلوچستان سے اس کو آپ نے dissolve کر دیا ۔ اس کی say ہی نہیں ہے آپ کی مسلم لیگ کی گورننگ باڈی میں اور پھر فیڈرلزم کی بات وہیں سے ابھرتی ہے جب آل انڈیا مسلم لیگ نے پاکستان کے لئے struggle کی اور اس کو حاصل کیا ۔ تو اس ٹائم جو پہلی میٹنگ ہوئی آل انڈیا مسلم لیگ کی ، اس میں یہ کنٹینشن رکھی گئی کہ جو ایریاز انڈیا سے ہیں اور ان ایریاز سے جو ممبرز belong کرتے ہیں آل انڈین مسلم لیگ کے وہ انڈین مسلم لیگ کے ممبر رہیں گے اور جو پاکستان بن گیا ہے جو یہاں سے مسلم لیگ کے ممبر ہیں وہ پاکستان مسلم لیگ کے ممبر رہیں گے ۔ تو ایک خاص کلاس کو اس میں انکلوڈ کرنے کے لئے ساتھ یہ کلاز انسرٹ کی گئی کہ جو constituent Assembly کے ممبر بن چکے ہیں وہ پاکستان مسلم لیگ کے بھی ممبر بن سکتے ہیں چاہے وہ انڈیا سے belong کرتے ہیں ۔ تو basic contention میری یہ ہے کہ جو یہاں کے اورجنل لوگ ہیں ، جو یہاں کی لوکل لیڈرشپ ہے ، جو ٹرائبل لیڈرشپ ہے جیسے بلوچستان کی ہو گئی یا این ڈبلیو ایف پی کی ہو گئی تو انہیں شروع سے اگنور کیا جا رہا ہے اور خاص طور پر اس کلاز کو جو main stream politics میں space دی گئی اور شروع سے ہی grievances تو وہاں سے سٹارٹ ہوتے ہیں جب آپ نے مسلم لیگ کی لیڈر شپ تھی وہ آپ نے انڈیا کے بندے کو دے دی اور وہ پریذیڈنٹ بن گئے اور پھر کچھ پرائم منسٹر بن گئے ۔ تو بات یہ ہے کہ basic contention آپ نے فوج بھیج کے آپ ایک علاقے کو ساتھ ملا رہے ہیں ۔ تو ہمارے جو بلوچ بھائی ہیں یا پختون بھائی ہیں ، ریڈ شرٹس کی گورنمنٹ ، 46ء میں ریڈ شرٹس جو ہیں وہ الیکشنز جیتے ۔ یہ

کیسے ہو سکتا ہے کہ 47ء میں نائنٹی یا پتہ نہیں کتنے پرسنٹ ووٹ مطلب ہے پاکستان کے حق میں پڑے ۔میں بات یہ نہیں کرتا اور سوال میں اس چیز کا نہیں کرتا ۔ لیکن بات یہ ہے کہ ان پر کبھی believe کیا ہی نہیں گیا ۔جو لیڈر شپ تھی وہاں کی اس کو تو آپ نے سائیڈ لائن کر دیا ۔ تو یہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کی بات ٹھیک کر رہے ہیں ۔ اس میں مختلف variable آنے چاہییں ۔ لیکن contention یہ ہے کہ ہماری جو لیڈر شپ ہے ' جو سنٹرل لیڈر شپ اس دور سے چلی آ رہی ہے اور ایک خاص کلاس کے اندر وہ چلی آ رہی ہے تو اس کے اندر یہ ابھی تک اعتماد ہی نہیں آیا ' اپنے اندر اعتماد ہی نہیں آیا کہ ہم ان چیزوں کو accept کریں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ behavioral changes آپ کی mental changes, societal changes اس حوالے سے ان کے اندر یہ سوچ ہی ابھی تک نہیں آئی کہ یہ بھی ہمارے پاکستانی بھائی ہیں ۔ آپ نے کیونکہ شروع سے انہیں اگنور کیا ہے ۔تو اس وجہ سے ہماری سنٹرل لیڈر شپ کے لئے پہلے تو یہ ہے کہ انہیں اپنا جو behaviours ہیں اور چیزوں کو دیکھنے کے اینگلز ہیں ان کو چینج کرنا ہو گا ۔ این ایف سی ایوارڈ کا کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے ۔ جب تک ہم اپنے لوکل لیڈرشپ کو جو وہاں کی لیڈرشپ ہے اس پہ ہمیں کانفیڈنس ہے ۔ اصل مسئلہ کانفیڈنس کا ہے ۔ اور یہ فارمولاز جو اکنامکس کے اور یہ سارے بنتے ہیں یہ فارمولاز ٹیکنیشنیز بھی بنا سکتے ہیں ۔پالیٹیشنز کا مقصد یہ ہے کہ synthesize کریں اورکنسنسز کے ساتھ کریں ۔ تو یہ ایک میں کہنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب منیب افضل ہیں اب ۔ آپ اپنی اپنی سیٹ پہ نہیں بیٹھے ہوئے ہیں میرے خیال میں ۔چلیں بسم اللہ ۔شماس الرحمان علوی۔

Mr. Shamas-Ur-Rehman Ali (YP48 Sindh.11: I would like to

ask my colleage a couple of questions. He went as fast to say that some areas are left up in the NFC. Could you please high-light those areas and if the 90 and 90 per cent 10 per cent mix is not adequate for the NFC Award. What do you suggest and which are the variables would you like to include in the NFC Award rather than resources and population.

جناب سپیکر، جی مہربانی فرما کر بولیں ۔

سیدہ رباب زہرہ نقوی، میں عرض کرنا چاہوں گی کہ این ایف سی ایوارڈ کی جو ڈسٹریبیوشن ہونی چاہئے جو فنانشل ایوارڈ کی اس میں بہت سارے ویریئیبل ہونے چاہییں۔ صرف دو نہیں ہونے چاہییں ۔ اس میں پسماندگی کا علاقہ دیکھا جائے ۔ societal development دیکھی جائیں تو کس لیول پہ ہے ۔ اگر بہت low ہے تو اسے زیادہ پیسے دئے جائیں ۔ وہاں پر انویسٹمنٹ کی جائی ۔ ان کی ایجوکیشن کا سٹینڈرڈ بڑھایا جائے ۔ اس کے ساتھ ساتھ دیکھا جائے کہ ریسورسز کس علاقے سے زیادہ آ رہے ہیں تو ان کو اتنے پیسے دئے جائیں ۔ ان کے دلوں میں یہ تاثر ختم ہو جائے کہ ہماری زمین سے اتنے ریسورسز نکل رہے ہیں اور ہمیں کچھ نہیں مل رہا ۔ یہ جب تک بات ختم نہیں ہو گی تب تک یہ مسئلے ختم نہیں ہوں گے ۔ اس کے ساتھ ساتھ پاپولیشن کو بھی کنسیڈر کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ unemployment کے سارے جو سلسلے ہیں ان کو نظر میں رکھا جائے ۔ تو یہ دو میری گزارشات تھیں ۔

جناب سپیکر، انم جاوید چیمہ صاحبہ ۔

Miss Anam Javed Cheema: Sir, we need to bring a special

development package for Baluchistan. Boluchistan is actually over the previous years it has been neglected and we need to bring special development packages for Baluchistan which will improve infrastructure, education and also we should bring local investment also foreign investment in Boluchistan and Boluchi, we should also compensate for whatefer they went through. I think it is time that the Federal Government realise that we also need to give powers to the provincial government.

ہمیں صوبائی خود مختاری لانی چاہئے۔

Previous Governments had always thought to give more provincial powers they might as well lose province, well I think is not the case. The freedom movement in the provinces have become very strong which is one of the reasons because we are not giving enough powers to the provinces.

سو ہمیں catalization of Federal powers کو کم کے صوبائی خود مختاری لانی چاہئے صوبوں کو تاکہ ڈیویلپمنٹ آئے اور بلوچی ہمارے جو بھائی ہیں They went through a lot. I think, it is about time ان کے زخموں پہ مرہم رکھنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی محترمہ۔

محترمہ مدیحہ شاہد (YP34-PUNJAB16): میرا نام مدیحہ شاہد ہے۔

جناب سپیکر: چیئر کو مخاطب کریں۔

محترمہ مدیحہ شاہد، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ بلوچیوں کو accept نہیں کیا جا رہا

وہ ہے جو I sit here. I am a Punjabi but I *think per ception*

reality بن چکی ہے۔ باسٹھ سال سے اگر آپ کسی کو کہتے رہو یا بتاتے رہو۔

بیشک بلوچستان کے لیڈر ہی انہیں بتاتے رہیں کہ تم لوگ You are equal to

غلط جو یہ nothing actually. Others are better than you. I think

باتیں ہیں یہ جو ایک perceptions ہیں inculcate کر چکے ہیں۔ It is high

time کہ لوگوں کو انڈرسٹینڈ کرنا چاہئے۔ ورنہ پنجابی سندھی سرحدی مانیں یا نہ

مانیں Boluchi people are part of Pakistan. My request all the

Boluchis here of course everybody elseto کہ جو وہاں کی پراونشل

اسمبلی ہے وہاں پہ ان کو چاہیئے کہ ان علاقوں میں جائیں اور بتائیں کہ بلوچی پاکستانی

ہی ہیں اور پاکستانیوں کا حصہ ہی ہیں۔ ان کے لئے بھی وہی سب کچھ ہے جو کہ

کسی پنجابی سندھی یا کے پاس ہے۔ لیکن دیکھیں اب باسٹھ سال ہو چکے ہیں۔ یہ

وقت ہے کہ اب ہم کوئی سٹریٹجی ڈیویلپ کریں جس کی بیسز پہ بلوچی کچھ ایسا

رکمینڈ کریں کہ جس کی بیسز پہ ان کو equal distribution یا وہ ریسورسز مل

سکیں جو باقی سب کے پاس ہیں اور میں درخواست کروں گا کہ ایسی کوئی بات نہیں

We are all part of you . You are part of us. You have the same

I.D. card like we have so there is no point کہ آپ ایکسیپٹ کرو کوئی

اور ایکسیپٹ کرے یا نہ کرے۔ لیکن یہ ہے کہ Being a Pakistani at a

general level . آپ اپنے لیڈرز کو ریکویسٹ کرو اور ان سے کہوں کہ ہمارے

پاس یہ نہیں ہے Why do not you go and take this اور اس کو

address کریں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر، جناب ظہور الدین صاحب ۔ان کے پیچھے جو بیٹھے ہیں ۔

جناب ذوالقرنین حیدر ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میرا نام ذوالقرنین حیدر ہے اور میں این اے 151 سے تعلق رکھتا ہوں ۔ سر باتیں جو ہیں وہ بلوچستان ایشو پہ این ایف سی کے حوالے سے بھی کی گئیں اور ویسے بھی جو بلوچی لوگوں کی جائز grievances ہیں ان کے حوالے سے بھی کہا گیا ۔ یہاں پر میں پنجاب کے کردار پر بھی بات کروں گا اور یہاں پر پنجاب کے بہت سارے ممبر موجود ہیں ۔ میں پنجاب سے خاص طور پر گزارش کروں گا کہ وہ اس سارے مسئلے میں ایک بڑے بھائی کا کردار ادا کرے اور وہ اپنی ریسورسز کے حوالے سے قربانی دے اور خاص طور پر بلوچستان کے حوالے سے کیونکہ بلوچستان میں پاکستان کے حوالے سے اتنی شکایتیں نہیں پائی جاتیں جس طرح پنجاب کے حوالے سے شکایتیں پائی جاتی ہیں اور اسی طرح دوسرے چھوٹے صوبوں میں بھی پائی جاتی ہیں اور اس کا سارا چکر معاشیات کا ہے ۔ ہم نے ان کو پہلے دن سے دھیلے اور آنے دئے ہیں اور ان کو ترقی کرنے کے یہاں پر تو اربوں روپے لگائے جاتے تھے کیونکہ یہاں پر منڈیاں موجود تھیں یہاں پر بڑے بڑے شہر موجود تھے یہاں پر انفراسٹرکچر موجود تھا تجارت کا ، تو یہاں سرمایہ کاری جو ہے وہ ساری کی ساری concentrate ہو گئی اور وہاں پر جہاں پر آبادی تھوڑی پھیلی ہوئی تھی ان علاقوں میں اور جہاں پر اس طرح کی منڈیاں موجود نہیں تھیں ان کو ہم نے ذرا بھی پیسہ نہیں دیا۔ تو جب تک غربت ختم نہیں ہو گی جب تک وہاں پر انویسٹمنٹ نہیں ہو گی جب تک وہاں کے لوگوں کے پاس پیسہ نہیں آئے گا ، شعور نہیں آئے گا ، تعلیم نہیں جائے گی اس وقت تک وہ لوگ شکایتیں کرتے رہیں گے اور کیوں نہ کریں ۔ ہم نے ان پر چار پانچ دفعہ آپریشنز مسلط کئے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ سے ہی پاکستان کے خلاف

جانا چاہتے ہیں۔ جب وہی لوگ تھے جنھوں نے پاکستان بننے کے وقت ہمارے حق میں ووٹ دیا اور وہی لوگ تھے جنھوں نے قائد اعظم کا استقبال کیا ' قائد اعظم کی مہمان نوازی کی زیارت میں اور آج وہی لوگ ہیں جہاں پر پاکستان کے چودہ اگست والے دن کالے جھنڈے لہرائے جاتے ہیں اور خاص طور پر ہمیں وہاں پر نوجوانوں کی بات کرنی چاہئے ۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ وہاں پر غریب لوگ ہیں اور ان پڑھ لوگ ہیں اور وہ سرداروں کی باتیں مانتے ہیں ۔ ایسا نہیں ہے جناب والا! وہاں پر پڑھے لکھے لوگ بھی ہیں اور وہاں پر ایجوکیٹڈ جو ینگ جنریشن وہاں پہ ڈیویلپ ہو رہی ہے ان کی بڑے پیمانے پر برین واشنگ کی جا رہی ہے separation elements کی طرف سے اور ان کے پاس گراؤنڈ بھی موجود ہے جس کی بیس پر وہ یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ تو ہمیں ان لوگوں کو جو ایجوکیٹڈ لوگ ہیں جو میٹر کرتے ہیں کل کے لئے ' جنھوں نے مستقبل بنانا ہے بلوچستان کا اور پھر پاکستان کا ان کو بھی ایڈریس کرنا چاہئے اور ان کو دیکھنا چاہئے اور یہ بہت اچھا فورم ہے اور ہمارے بلوچستان کے بھائی یہاں موجود ہیں ۔ تو ہم ان کے ساتھ solidarity show کرتے ہیں اور جہاں تک این ایف سی کی بات ہے تو میں بالکل کہوں گا اور variables کو لایا جائے اور بڑے صوبے خاص طور پر قربانی دیں چھوٹے صوبوں کے لئے اور ایک اور بات میں یہاں کرنا چاہوں گا کہ انویسٹمنٹ ہمیشہ وہاں پر ہوتی ہے جہاں انفراسٹرکچر اور تجارتی منڈیاں موجود ہوتی ہیں ۔ تو میں یہ تجویز بھی دوں گا کہ بلوچستان میں ایک ژوب کاعلاقہ ہے پختون علاقوں میں ڈیرہ اسماعیل خان کے ساتھ نارتھ میں اور جو گوادر ہے ان کو اہم تجارتی منڈیا بنایا جائے اور خاص طور پر کافی عرصے سے اس کے لئے باتیں ہی باتیں چل رہی ہیں ان پہ کوئی پازیٹو سٹیپس کہ گوادر کو بنائیں گے نہیں لئے گئے ۔ وسط ایشیا کا سارے جو ہیں ان کے

لئے وہ انرجی کوریڈور بننے والا ہے اور اس کے سارے رستے اسی علاقے سے گزریں گے ۔ افغانستان کی تجارت ساری اسی علاقے سے ہو سکتی ہے ۔ تو یہ جو دو مین علاقے ہیں ان کو تجارتی منڈیاں بنایا جائے اور یہاں ان کے حوالے سے وہاں انفراسٹرکچر ڈیویلپ کیا جائے اور جب انفراسٹرکچر ڈیویلپ ہو گا تو انشاء اللہ وہاں کی معاشیات بہتر ہو گی اور جب معاشیات بہتر ہو گی تو وہ لوگ جن کی جائز گریونسز ہیں پھر وہ ختم ہو جائیں گی ۔ اور جب تک ہم ان کو ایڈریس نہیں کرتے اور ہم یہ سوچتے ہیں کہ وہ خود بخود ہتھیار ڈال دیں یا ہم سوچتے ہیں کہ وہ کسی پوائنٹ پہ اگر وہ صرف باتیں کریں تو کسی پوائنٹ پہ جا کے ہتھیار نہیں اٹھائیں گے تو ہم یہ بہت غلط سوچ رہے ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر، شکریہ ۔ کوئی اور ۔ سر فرمائیں ۔

جناب خیرالدین بلوچ ، سر محترمہ نے سپیشل پیکیج کے حوالے سے کچھ بات کی ۔ تو نہیں میں سمجھتا ہوں کہ سپیشل پیکیجز بلوچستان کے لئے کوئی لانگ ٹرم پالیسی ہے ۔ اگر ہم ان کے لئے کچھ ہمدردی رکھتے ہیں تو ہمیں کچھ اس طرح کے پلانز بنانے چاہییں جو مستقل ان کی طرف جاتا رہے ۔ کب تک ہم انہیں سپیشل پیکیجز پر رکھیں گے ۔ این ایف سی ایوارڈ یہ ایک continuous process ہے ۔ اگر اس میں ان کے شیئرز کچھ عرصے کے لئے مثال کے طور پر پچاس سال تک کے لئے ہم کرتے ہیں جن کو بعد میں چیلنج بھی کیا جا سکتا ہے ۔ پچاس سال تک این ایف ایوارڈ جو ہے ڈیویلپمنٹ کی بیس پہ یا ٹیرٹری کی بیس پہ یا ریسورسز کی بیس پہ ہونی چاہئے ۔ اس کے بعد جو انڈر ڈیویلپ صوبے ہیں ان کی پوزیشن کچھ اچھی ہو جائے گی ۔ اس کے بعد اس چیلنج بھی کیا جا سکتا ہے ۔ یہ کوئی حدیث نہیں ہے کہ اس کو ہم کہیں کہ جو ہم نے لکھ دیا ہے وہی ہو گا ۔ لیکن میں اس بات سے مکمل

ڈیمانڈ کروں گا کہ سپیشل پیکجز پہ آپ کسی صوبے کو رکھیں کہ ایک گورنمنٹ آئے گی وہ اسے سپیشل پیکج دے کے خوش کر کے چند لیڈرز کو یا پاپولیشن کے کچھ حصے کو خوش کر کے دوسری گورنمنٹ آئے گی وہ بھی اسی طرح کرے گی۔ یہ کوئی لانگ ٹرم پالیسی نہیں ہے۔ اس کے لئے این ایف سی یا دوسرے جتنے پلان ہوں گے ریسورسز کے یا دوسرے تو ان کو ایشور کیا جائے کہ ان میں آپ کا حصہ ہو گا اور وہ شارٹ ٹرم پالیسی ہو گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں۔

جناب بلال بھی، (YP44 SIND7) سرصوبوں کے درمیان احساس محرومی پر میں بات کرنا چاہوں گا۔ سر پاکستان میں پنجاب کی جو حیثیت ہے وہ بڑے بھائی کی حیثیت ہے اور صوبوں کے درمیان جو وسائل کی تقسیم کا مسئلہ چلا آ رہا ہے اس پر میں صرف ایک مثال دینا چاہوں گا اور وہ یہ مثال ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ انسان کی جو زندگی ہے وہ دراصل ازخود اس کا ایک خاصہ ہے۔ اس پر میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ اگر آپ دیکھیں کہ گھر میں بھی دو بچے ہوتے ہیں جب ایک بڑا ہو جاتا ہے اور چھوٹا پیدا ہوتا ہے تو وہ اس کو مارتا ہے کہ اس نے میرے وسائل پہ قبضہ کر لیا ہے اور میری ماں اس کو زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔ لیکن ایک دن ان کو بھی ادراک ہو جاتا ہے ان کو بھی اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارا حصہ ہے' یہ ہمارا ہی بھائی ہے۔ آپ ہندوستان کی تاریخ اٹھا کے دیکھیں۔ تمام بادشاہوں نے شہزاؤں نے اپنے باپ بھی قتل کئے اسی وجہ سے اور اس کے علاوہ پوری دنیا کی سترہ تہذیبیں آپ دیکھ لیں جن میں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وسائل کی تقسیم جھگڑا صدیوں سے چلا آ رہا ہے اور چلتا رہے گا۔ لیکن اس کو حل کرنے کی اس وقت ضرورت ہے۔ باہمی ربط آپس

میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور بلوچستان کو اس کا حصہ دیں لیکن ساتھ ساتھ بلوچستان کو بھی تھوڑا سا احساس ہونا چاہئے کہ کم از کم علیحدگی کی تحریکیں اور اس قسم کی تحریکوں کو فروغ کو دینے میں کم از کم وہاں کی youth کردار ادا کرے۔

جناب سپیکر! جی جناب ظل ہما صاحب ۔ آپ نہیں بولنا چاہ رہے تھے میں نے خواہ مخواہ آپ کو بلالیا۔

جناب عمران خان ترنگزئی ، سر بات یہ ہے کہ جب پاکستان بنا تو کسی پختون کو وہ جو ایک میڈم نے بات کہی ناں کہ بلوچوں اور پختونوں کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ۔ تو کسی پختون کو کسی پنجابی نے زمین نہیں دی ۔ پختون اپنی تاریخی سرزمین پہ آباد تھے ۔ پنجابی کو کسی نے زمین نہیں دی وہ اپنی تاریخی سرزمین پہ آباد تھے ۔ہمارے جو بلوچی بھائی ہیں وہ اپنی تاریخی زمین پہ آباد ہیں اور اسی طرح سندھی ہیں ۔ تو اب یہ ہے کہ پاکستان میں جو ہم نے فیصلہ کیا اکٹھے رہنے کا وہ کیوں کیا تھا ۔ اگر ہم دیکھیں تو ہماری ساری ٹریڈیشن ملتی ہے افغانستان کے ساتھ زبان ایک ہے وہاں ٹریڈیشن ایک ہے اسی طرح بلوچوں کی ملتی ہے وہاں ایران کے ساتھ سندھیوں کی ملتی ہے اس سائیڈ کی ممبئی کے سندھی ہیں ۔ یہاں پہ پنجابی بھائی کا جو مسئلہ تھا یہاں انڈیا کا جو پنجابی ہے وہ سکھ ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ اس کی نہیں بن رہی تھی پھر ہم نے یہاں اکٹھے رہنے کا ایک ایگریمنٹ کیا ۔ اور وہ کیوں کی اور وہ اس وجہ سے کی کہ اس ملک میں ہم نے ڈیموکریسی کو لانا ہے ڈیموکریسی کو چلانا ہے اور ایک فیڈریشن بنانی ہے ۔ لیکن ابھی باسٹھ ہو گئے اس پہ کوئی promulgation یا اس کی صحیح implementation نہیں ہوئی ۔ اس میں بیوروکریسی میں کس کا رول ہے ۔ وہاں

یہ اسمبلی میں لیجسلیشن میں پارلیمنٹ میں کس کا رول ہے وہ ہمار ے بڑے بھائی پنجاب کا اس میں رول ہے ۔ تو اب جو پالیسی بناتی ہے وہ پارلیمنٹ بناتی ہے اور پارلیمنٹ کو یہ چاہئے ' پارلیمنٹ میں ہمارا بڑابھائی پنجابی ہے ہمارا بڑا بھائی سندھی ہے ۔ اس کو چاہئے کہ جو پسماندہ علاقے ہیں بلوچستان ہے این ڈبلیو ایف پی ہے اور باقی جو اتنے گروپس ہیں خصوصی طور پر اس کو فوکس کرنا چاہئے اور اس کے جو grievances ہیں وہ دور کرنے چاہییں ۔ اگر بڑا بھائی نہیں کر سکتا ہے تو چھوٹے بھائی ہم بھی اس کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن یہ ہے کہ پھر ہمیں ریپریزنٹیشن دینی چاہئے پارلیمنٹ میں جو تینوں صوبے ہیں ان کو سیٹس دینی چاہییں کیونکہ وہاں پہ تینوں صوبے مل کے نیشنل اسمبلی میں اتنی سیٹس نہیں بنتیں جتنی صرف پنجاب کی ہیں ۔ تو اب جو لیجسلیشن آتی ہے وہ پنجاب آئے گی اور اس کے علاوہ جو میں نے بات کی کہ ہم پاکستان کا حصہ ہیں۔ ہم پختونوں کو ریپریزنٹ کرتا ہوں اور ایک پاکستان کو ریپریزنٹ کرتا ہوں ۔ میں اس بنیاد پر کسی سے نفرت نہیں کرتا کہ وہ کون سی زبان بولتا ہے اس کی کون سی territory ہے اور اس کا کون سا علاقہ یا ریجن ہے ۔ بلکہ میں محبت کرتا ہوں کہ ہم پاکستانی ہیں اور ہم انسان ہیں اور اورمسلمان ہیں۔ تو میں پختونخواہ کے لوگوں کے behalf پر میں امن کا ایک پیغام لایا ہوں اور محبت کا ایک پیغام لایا ہوں اور آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی جناب ۔

آغا شکیل احمد ، (لاڑکانہ حلقہ این اے 204) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یہاں پر بلوچستان پہ بہت زیادہ باتیں ہوئیں اور کافی این ایف سی ایوارڈ کو بھی ڈسکس کیا گیا اور وہاں کے جو پولیٹیکل حالات ہیں اور جو ہسٹری ہے اس کا بھی بتایا گیا ۔ ابھی ریزولیوشن موو کرنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ہم اس بات کو

بھی ساتھ ساتھ یاد کرتے چلیں کہ بلوچستان میں کافی آپریشن ہونے کے بعد ایک مرتبہ پھر وہاں ملٹری آپریشن چل رہا ہے ۔پہلے تو میری ایک سجیشن اور رکمینڈیشن یہ ہو گی کہ مہربانی کر کے جتنا جلدی ہو سکے بلوچستان آپریشن کو بند کیا جائے اور یہی ہماری ایک میجر ڈیمانڈ ہے ۔بنیادی طور پر بلوچستان میں جو ملٹری مومنٹ چل رہی ہے یہ کوئی سیاسی لیڈر نہیں چلا رہے ہیں ۔ میں بلوچستان کا حال ہی میں وزٹ کیا ہے اور یہ مجھے محسوس ہوا کہ بلوچستان میں جو مومنٹ چل رہی ہے اس میں سب سے بڑا کردار وہاں کے youth کا ہے ۔ وہاں کا کوئی سردار ہو وہاں کا کوئی پولیٹیکل لیڈر ہو وہ جب کسی پروٹیسٹ کی اپیل کرتا ہے تو وہاں پر پچاس ساٹھ لوگ اکھٹے ہونا ان کے لئے مشکل ہے بہ نسبت بی ایل اے کی جو تنظیم ہے اس میں سے کوئی ایک نوجوان اٹھ کے اور ایک protest کی اپیل دے دے تو آپ کو وہاں پر ایف کے سامنے بھی کوئی ہزاروں لوگ کھڑے ہوئے نظر آئیں گے اور ان سے مقابلہ کرتے ہوئے نظر آئیں گے ۔ تو سب سے پہلا تو کنسرن یہ ہے کہ آیا جو بلوچستان کا یوتھ ہے اس کو اس پولیٹیکل پراسیس میں لا رہے ہیں کہ نہیں لا رہے ۔ کیونکہ جو بی ایل اے کی مومنٹ چل رہی ہے اس میں کوئی بھی سیاستدان اس طرح سے نہیں ہے جس طرح کہ بی ایل اے کے عام جو وہاں کوئٹہ کے لوگ ہیں یا بلوچستان کے جو لوگ ہیں جو نوجوان ہیں وہ اس میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں voluntarily basis پہ اور ان کی جو کنسرنز ہیں وہ بھی کوئی غلط نہیں ہیں ۔ ان کے کنسرنز یہ ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ نیشنل اسمبلی میں ہماری کوئی دس سے گیارہ سیٹیں ہیں اور اس میں ہمارے بھائی نے جو بات کی ہے کہ لیجسلیشن میں ہمارا کیا کردا رہو گا اور اس میں ہم کتنا influence کرسکتے ہیں لیجسلیشن کو اور پورے پاکستان میں آپ ان کو دس سیٹیں دے رہے ہیں ۔ اب ان

کا قصور یہ ہے کہ ان کی آبادی کم ہے اور ان کی دوسری ڈیمانڈ یہ ہے کہ جو ہماری آبادی ہے دو تین کروڑ اور آپ جو آٹھ لاکھ جو افغانستان سے مہاجرین لے آئے ہیں ان کے پیسے تو گورنمنٹ کھا کے جو فنڈز یو این سے اور دوسرے لوگوں سے ملے وہ فنڈز تو آپ نے کھا کے اور آٹھ لاکھ مہاجرین کو چھوڑ دیا کھلا کہ وہ بھی گھومتے رہیں ۔ تو دس بارہ سال سے آٹھ لاکھ سے سولہ لاکھ ہو گئے ۔ جو ایک بہت بڑا پورشن ہو گیا ہے ۔ وہ بنیادی طور پر سائیڈ کر رہے ہیں اپنی identity کی اور وہ کہہ رہے ہیں کہ جو ہماری identity threat میں ہے ' جو بلوچ کی identity threat میں ہے وہ سب سے بڑا کنسرن ہے ان کا اور وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے لیجسلیشن کی جائے اور ڈیویلپمنٹ کے ایشوز کو ایڈریس کیا جائے جس میں ایجوکیشن ' ہیلتھ اور ہیلتھ کا ان کا سٹرکچر وہاں پہ یہ ہے کہ آپ کے جو آخری پرائم منسٹر بلوچستان کے ہیں جو ان کا مین سٹی ہے ان کے ہاسپٹل میں آپ کو ایکسرے مشین نظر آئے گی وہاں کے ڈسٹرکٹ ہاسپٹل میں اور وہ میں نے خود وزٹ کیا ہے این سی ایس ڈی کے پلیٹ فارم سے ہم نے اس کو وزٹ کیا تھا ۔ وہاں پر ایکسرے مشین نہیں ہے ڈسٹرکٹ لسبیلہ میں ۔

جناب سپیکر، تو وہاں کے چیف منسٹر ذمہ دار ہوں گے ناں ۔

آغا شکیل احمد، سر ذمہ دار، بالکل ہوں گے ۔ اب ان کو بھی کون پروموٹ کرتا ہے ۔ بلوچستان میں صرف دس پندرہ سردار تو نہیں ہیں جو آگے آ کے سیاست میں آتے ہیں ۔ ان کو بھی کہیں نہ کہیں سے سپورٹ ملتی ہے ۔ وہ پائپ لائن کون ان کو سپلائی کرتا ہے ۔ ان کو کون آگے لاتا ہے ۔ کیوں نہیں بلوچستان کا نارمل بندہ جو وہاں کا یوتھ ہے جو وہاں کا sincere citizen ہے پاکستان سے بھی جو سچا تھا کسی دور میں اور اب وہ بلوچستان سے سچا ہے کیونکہ وہاں پر آپ نے چوتھا

آپریشن شروع کیا ہے اور چوتھا آپریشن وہاں پر چل رہا ہے ۔ ہم بات کرتے ہیں کہ یہ غلط بات ہے اور میں اس بات کو بھی condemn کرتا ہوں کہ وہاں پر جو settlers ہیں جو کہ پچاس ساٹھ سال سے settlers ہیں ان کو مارا جا رہا ہے ۔ ان کو کیوں مارا جا رہا ہے کیونکہ اس سے پہلے کسی کے باپ بیٹے بھائی بہن کو مارا گیا ہے ۔ تو اس سے آپ کیا توقع رکھیں گے تو وہ بھی کسی نہ کسی طرح سے اس موومنٹ کو یا اس سٹینڈ کو غلط ہی جسٹیفائی کرے گا لیکن کرے گا ضرور ۔ تو میرا سب سے بڑا کنسرن یہ ہے کہ بلوچستان کی پولیٹیکل لیڈر شپ کو چھوڑ کے بلوچستان کا جو نوجوان ہے جو لاکھوں کی تعداد میں اس بی ایل اے کی موومنٹ کا حصہ ہے اس سے ہمیں بات کرنی چاہیئے اس کو ہمیں آگے لانا چاہیئے اور اس کے جو کنسرنز ہیں اس کو ایڈریس کیا جائے شکریہ۔

جناب سپیکر،

ایک معزز رکن ، جن علاقوں کو بھی قومی دھارے کے اندر نہیں لایا گیا پورے پاکستان کی تاریخ میں ' وہاں پہلے یا تو علیحدگی پسندی کی تحریکیں چلی ہیں یا پھر ان لوگوں نے ریاست کے اندر ریاست بنانے کی کوشش کی ہے ۔ جس طرح سے ٹرائبل ایریا کی آپ مثال لے لیں ۔ ٹرائبل ایریا کے اندر ریاست کے اندر ریاست بنانے کی کوشش کی گی طالبان کی صورت میں ' اسی لئے بلوچستان کے حالات کو اس وقت انہیں قومی دھارے کے اندر مناسب طریقے سے اور بہتر طریقے سے لانا انتہائی ضروری ہے ۔ اور اس کے لئے بلوچی عوام کے جو مطالبات ہیں ان پہ غور کیا جائے ۔ مثلاً گوادر پراجیکٹ کے حوالے سے جو ان کے مطالبات ہیں ان کو سنا جائے ۔ اس کے علاوہ وہاں یوتھ کے اندر جو ایجوکیشن ہے یوتھ کے اندر جو محرومی ہے اس محرومی کو دور کرنے کے لئے وہاں پہ یونیورسٹیز کا قیام عمل میں

لایا جائے مختلف یونیورسٹیز کا انفراسٹرکچر کو مکمل طور پر فروغ دیا جائے ۔ چونکہ بلوچستان یورپ تک رسائی کا ایک shortest راستہ ہو سکتا ہے بذریعہ ایران اور ترکی اور ہندوستان بھی موجود ہے اور چین بھی موجود ہے ۔ تو یہاں پر اس طرح کا ایک تجارتی راستہ قائم کیا جائے تاکہ بلوچی عوام کے لئے وہاں پہ ان کی اکانومی کی گروتھ کے لئے اور ان کے اپنے معیشت میں بہتری کے لئے وہ تجارتی راستہ ان کے لئے بہتر ثابت ہو سکے ۔ اس کے علاوہ جو رائلٹی ہے مختلف قسم کے نیچرل ریسورسز کے اوپر اس کا بلوچستان کو پورا پورا حصہ ادا کیا جائے نہ کہ بلوچستان کو بلکہ سرحد کو بھی تاکہ یہ جو چھوٹے صوبے ہیں ان کی محرومی کا ازالہ کیا جا سکے اور اس کے لئے ایک اور بات بھی یہ ہے کہ جو گوادر پراجیکٹ اور پسماندگی پر بلوچیوں کی جو آواز ہے کہ گوادر پراجیکٹ کے حوالے سے جو ان کے مطالبات ہیں سپیشلی کہ گوادر پراجیکٹ کے ہمیں وہ مفادات حاصل نہیں ہو رہے پنجاب کی وجہ سے جو ہمیں حاصل ہونے چاہییں تھے ۔ان پر بہتر طریقے سے لیجسلیشن کی جائے ۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، آپ فرمائیں ۔

محمد عبداللہ لک (yp36) ، سب سے پہلے تو میں ایگری کرتا ہوں کہ جتنے ممبران نے کہا کہ پنجاب کو ذمہ داری سے act کرنا چاہئے اور اس کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے بلوچستان کے لئے، کہ They should make sure that get their due rights اس کے ساتھ میں ایگری کرتا ہوں ۔ جہاں تک ایف ایف سی کا تعلق ہے ۔ اس پہ میں ایک بات ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ چاروں صوبے ہیں ہمارے اور چاروں کے لئے گراؤنڈز ہیں کہ کس گراؤنڈ پہ ڈوثرن ہونی چاہئے این ایف سی وہ مختلف ہیں ۔ پنجاب کہتا ہے کہ پاپولیشن کی بیسز پہ ہونا چاہئے ، بلوچستان کہتا ہے کہ ایریا کی بیسز پہ ہونا چاہئے ، سندھ کا ہے کہ جو ٹیکس ریونیو

ہے اس کی بیسز پہ ہونا چاہئے اور این ڈبلیو ایف پی کی جو گراؤنڈ ہے اور مین آرگومنٹ ہے وہ ہے کہ پاورٹی ریٹ پہ ہونا چاہئے ۔ تو اس پہ میں ہاؤس کو یہ سجیسٹ کرتا ہوں چونکہ این ایف سی ایوارڈ پہ بحث ہو رہی ہے کہ جو یہ ڈوشرن ہونی چاہئے این ایف سی ایوارڈ کی وہ پچیس پچیس پرسنٹ ہر اس کے مطابق ہونی چاہئے ۔ مطلب ہے کہ جو پچیس پرسنٹ ریسورسز این ایف سی ایوارڈ کے تحت آتے ہیں وہ پاپولیشن پہ devide ہونے چاہییں اور پچیس پرسنٹ جو ہیں وہ پاورٹی ریٹ کے مطابق ہونے چاہییں ، پچیس پرسنٹ ٹیکس ریونیو کی بیسز پہ devide ہونے چاہییں اور پچیس پرسنٹ ایریا کے مطابق ہونے چاہییں۔ اس لئے چاروں صوبے اکاموڈیٹ بھی ہو جائیں گے اور میرا خیال ہے یہ ایک اچھا solution ہو گا ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر،

حسن سجاد نقوی(yp25)، جو بات کی گئی میں اس کے ساتھ ایگری کرتا ہوں کہ پنجاب کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور ہم اس بات سے متفق ہیں کہ پنجاب اپنا کردار ادا کر رہا ہے اور مزید جو ڈیمانڈز ہوں گی اس پر بھی انشاء اللہ عمل کیا جائے گا ۔ لیکن ایک چھوٹا سا پوائنٹ جس کی طرف میں اشارہ کرنا چاہوں گا کہ بلوچستان میں اس وقت comparatively باقی تینوں صوبوں سے جو فیوڈل لارڈز ہیں ان کا ہولڈ بہت زیادہ ہے as compared to the other provinces ۔ اگر وہاں پہ رائلٹی دی جاتی ہے تو اس میں اگر کسی مہینے میں یا کسی پیمنٹ میں اس میں کوئی اوپر نیچے رہ جاتا ہے تو وہ گیس پائپ لائن ہی اڑا دی جاتی ہے ۔ اس کا ایک تو پہلا سوال ہے کہ اس کے بارے میں کیا حل بلوچ جو ہمارے ریپریزنٹیٹوز ہیں وہ کیا پیش کریں گے ۔دوسری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہاں پہ جو عوام

ہے اور جو لوکل لوگ ہیں They are again very suppressed by those feudal lords اس کے لئے کہ یا کچھ activity کی جا رہی ہے کہ ان کا جو ہولڈ ہے اور جو سکول میں بچوں کو جانے نہیں دیا جاتا ، عوام کے بچوں کو نہیں جانے دیا جاتا سکول میں اس کے لئے کیا حل ان کے ذہن میں ہے ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر، آپ فرمائیں ۔

ایک معزز رکن ، جیسے میرے بھائی نے بات کی کہ گیارہ سیٹیں آپ ایک صوبے کو دے رہے ہیں نیشنل اسمبلی میں مجھے exactly تو یاد نہیں ہے کہ دس ہیں کہ گیارہ ہیں ۔ تو بات یہ ہے کہ ہمارا جو پولیٹیکل سٹرکچر ہے وہ تو پہلے ایک پارلیمنٹری ہے اور دوسرا فیڈرل سٹرکچر ہے ۔ تو اس کے دو ہاؤسز ہوتے ہیں اور سینیٹ اس چیز کو ایڈجسٹ کرنے کے لئے بنائی گئی ہے تاکہ فیڈریشن کی basic intent کو کنسیڈر کیا جائے اور ان onequal grounds پہ سینیٹ میں سب کی representation موجود ہے ۔ باقی رہا کہ پوری دنیا میں جو لوئر ہاؤس ہوتا ہے اس میں پاپولیشن کی بنیاد پہ ہی representation ہوتی ہے ۔ اپر ہاؤس ہم اس لئے سیفٹی وال کے طور پر جو پولیٹیکل سٹرکچر ہے جو فیڈرل سٹرکچر ہوتا ہے وہ ایک سیفٹی والو ہوتا ہے سینیٹ ، جس پہ equal grounds پہ representation دی جاتی ہے لوگوں کو اور وہ والو ہمارے ہاں موجود ہے ۔ میں نے پ ہلے ہی بات کی کہ representation کا کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ سینیٹ میں وہ equally represent ہیں اور دوسرے لوئر ہاؤس میں پوری دنیا میں پاپولیشن کی بیسز پہ ہی وہ سارا چلتا ہے ۔ تو ہمارا سٹرکچر ہی بنیادی طور پر جو ہم نے فیڈرل سٹرکچر اور پارلیمنٹری سٹائل ہم نے ادھر devise کیا ہوا ہے برٹش کو دیکھتے ہوئے ، وہاں تو unitary ہے لیکن یہاں فیڈرل ہے ۔ ہم نے اپنے حالات کے مطابق

تبدیلیاں کی ہیں ۔ اب اگر ہم برٹش پارلیمنٹ کو دیکھیں تو وہاں unitary structure ہے وہاں فیڈرل سٹرکچر نہیں ہے ۔ تو ہم نے فیڈرل سٹرکچر رکھا ہی اس لئے ہے اپر ہاؤس اس لئے رکھا کہ وہ سیفٹی والو مہیا کرے ان لوگوں کو جن کی پاپولیشن کم ہے ۔ تو وہ سیفٹی والو پہلے ہی موجود ہیں ۔ میں نے پہلے ہی کہا کہ ہمارے اندر کانفیڈنس کی کمی ہے کہ ہماری لیڈر شپ کے اندر کانفیڈنس کی کمی ہے کہ وہ اس چیز پہ ' ان کے ریپریزنٹیٹوز موجود ہیں سینیٹ میں اور اتنے ہی موجود ہیں جتنے پنجاب کے موجود ہیں ۔ لوئر ہاؤس پاپولیشن کی بنیاد پہ ہے ۔اب بات یہ ہے کہ ریپریزنٹیشن کا کوئی مسئلہ نہیںن ہے as such اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ equal grounds پہ سینیٹ میں موجود ہے ۔ ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ان کو اس سے ایگری کروں گا کہ جو سپیشل پیکیجز کا ہر گورمنٹ آتی ہے اور ایک سیفٹی والو کے طور پر اس کو استعمال کرتی ہے اور پھر چلی جاتی ہے ۔ تو میں اس سے ایگری کروں گا کہ یہ جو سپیشل پیکجز ہیں دینے والے یہ جو political maneuvering کرتے ہیں اور political legitimacy لینے کے لئے ووٹ لینے کے لئے یہ سپیشل پیکجز کا یہ ایشو ختم کیا جائے اور کوئی مستقل بیسز پہ کام کیا جائے ۔ تو یہ representation اور سپیشل پیکجز پہ دو پوائنٹس تھے جو میں پیش کرنا چاہتا تھا ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر، آپ کو بعد میں دیں گے چونکہ آپ موور ہیں ۔ خاتون جو بیٹھی ہیں ۔

محترمہ ظل ہما (yp31) ، سر میں اس میں یہ ایڈ کرنا چاہوں گی اور تھوڑا سا جتانا چاہوں گی کہ جو صوبوں نے آپس میں differences شروع کئے ہیں ۔ اس کا بیک گراؤنڈ ہم لے سکتے ہیں قیام پاکستان کے ٹائم پر اور اس سے پہلے اور

پنجاب نے کیوں dominent کیا ۔ کیونکہ پنجاب میں جو لوگ مائیگریٹ ہو کے آئے وہ پنجابی ہی تھے زیادہ تر ' سندھ کی بات کریں تو وہاں پہ مختلف صوبوں سے لوگ آئے ۔ اور ادھر سے لوکل لوگ تھے مہاجر سندھی ' مطلب ہے وہ سندھی بولنے والے تھے جو باہر سے جو آئے وہ اردو بولنے والے تھے ۔ مطلب ہے ان کا زبان کا مسئلہ شروع ہو گیا ۔ اس کے علاوہ قیام پاکستان سے پہلے پنجاب کے زیادہ لوگوں کی آرمی میں پوزیشن تھی اور یہی وجہ تھی کہ جس کی وجہ سے مسئلے شروع ہوئے صوبوں کے درمیان میں اور جہاں تک بلوچستان کا مسئلہ ہے میں اس پہ بات کرنا چاہوں گی کہ آپریشن ہو رہا ہے ۔ لیکن کیا گارنٹی ہے کہ جب ختم ہو جائے گا تو دوبارہ کوئی ایسا ایشو وہاں شروع نہیں ہو گا ۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہے کہ پہلے ہم اس کی روٹ کاز دیکھیں کہ وہاں پہ دہشت گردی شروع کیوں ہوئی اور کیا وجہ ہے کہ جس سے وہ آہستہ آہستہ اس حد تک پہنچ گیا ۔ وہاں پہ ہم کہتے ہیں کہ فارن ایلیمنٹس ہیں ۔ تو وہاں پہ فارن ایلیمنٹس کیوں مضبوط ہوئے ہیں ۔ میرا ایک کلاس فیلو تھا اس سے میں نے پوچھا کہ آپ لوگ کو ہمارے ساتھ جتنی بھی شکایتیں ہیں ۔ لیکن آپ لوگ باہر سے کیوں مدد لے رہے ہو ۔ تو انہوں نے کہا کہ جو ہمیں روٹی دے گا ہم تو اسی کا ساتھ دیں گے ۔ تو ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ وہاں غربت کا کیا ریٹ ہے ' لٹریسی ریٹ کیا ہے اور وہاں کی بیسک وجہ کیا ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں یہ شکایت پیدا ہوئی ہے ۔ تو آپریشن اگر ہو رہا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ جو روٹ کاز ہے اس کو بھی ہمیں ختم کرنا چاہئے ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ، Such is the appetite for this resolution یہ تو کل شام بھی ختم نہیں ہو گا ۔ آخری آدمی ۔

ایک معزز رکن ، سر یہاں پرسیٹس کی بات ہو رہی تھی لوئر ہاؤس میں کہ

لوئر ہاؤس میں آبادی کی بنیاد پہ نمائندگی دی جاتی ہے اور اپر ہاؤس میں ہوتا ہے کہ صوبوں کو بیس بیس سیٹیں دی جائیں ۔ تو میں یہاں پر ریکارڈ کی درستگی کروں گا کہ کچھ فیکٹس اینڈ فگرز غلط کوٹ کئے گئے ۔ سب سے پہلے بلوچستان کی قومی اسمبلی میں اکیس نشستیں ہیں ، صوبہ سرحد کی پینتیس ہیں اور صوبہ سندھ کی ساٹھ ہیں ۔ تو ان تینوں کو جمع کیا جائے تو جو ٹوٹل sum آتا ہے وہ ایک سو سولہ بنتا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں پنجاب کی جو نشستیں ہیں وہ ایک سو اڑتالیس ہیں۔ تو بیشک آبادی کی بنیاد پہ تمام دنیا میں نمائندگی دی جاتی ہے یہ درست ہے اور یہاں بھی نمائندگی دی گئی یہ درست ہے ۔ لیکن اس بات کا خیال بھی خاص طور پر رکھنا چاہئے کہ جو تین صوبے ہیں جن کی جائز شکایات بڑے صوبے سے موجود ہیں ۔ کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ قومی اسمبلی میں جو بھی لیجسلیشن آتی ہے وہ ظاہر ہے کہ دونوں ہاؤسز سے پاس ہوتا ہے ۔ لیکن ایک جو مین جہاں پر اس پہ بحث ہوتی ہے اور جہاں پر اس طرح کے بل پاس ہوتے ہیں تو وہ قومی اسمبلی ہے ' لوئر ہاؤس ہے ۔ تو وہاں پر بھی خاص طور پر اگر برابر نہیں کر سکتے۔

(فالوڈ بائی 1B)